رضا شاہ خان
شہزاد نائف
SPADO

نوید احمد شنواری
ریاض الحق
CAMP

لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ

بارودی سرنگوں سے پاک دنیا کی جانب

2008

پاکستان

لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ

بارودی سرنگوں سے پاک دنیا کی جانب

2008

پاکستان

اظہارتشکر

ہم لینڈ مائن مانیٹر 2008 کی پاکستان کی رپورٹ کو پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ اس رپورٹ میں بارودی سُرنگوں پر پابندی کی پالیسی، پیداوار، ترسیل، ذخیرہ، غیر ریاستی مُسلح گروہوں، بارودی سُرنگوں، جنگ کے بعد رہ جانے والی دھماکہ خیز باقیات، مائن ایکشن پروگرام، بارودی سُرنگوں سے خطرات کی آگاہی، بارودی سُرنگوں اور ان پھٹے اسلحے اور آتشگیر مادوں میں اختراع کے ذریعے تیار کئے گئے گولہ بارود اور ہتھیاروں کے حادثات، بارودی سُرنگوں کے متاثرین کی امداد و معاونت کے حوالے سے پاکستان میں جو حالیہ پیش رفت ہوئی ہے کے بارے میں تفصیل ہے۔

لینڈ مائن مانیٹر کی پاکستان کی رپورٹ کی ذمہ داری دو تنظیموں کمیونٹی اپریزل اینڈ موٹیویشن پروگرام (CAMP) اور سسٹینیبل پیس اینڈ ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن (SPADO) کی ہے۔ ہم ان تمام افراد، غیر سرکاری اور بین الاقوامی تنظیموں، مائن ایکشن میں کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں، صحافی حضرات اور سرکاری عہدے داروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اہم معلومات فراہم کیں۔ ہم اپنے سٹاف کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس تحقیق کے کام کے لیے معاونت فراہم کی۔

آخر میں ہم آئی سی بی ایل (INTERNATIONAL CAMPAIGN TO BAN LANDMINES) کے شکرگُزار ہیں جنہوں نے لینڈ مائن مانیٹر 2008 کی پاکستان کی رپورٹ کے ترجمہ اور چھپائی کے لیے مالی معاونت کی اور ہمیں موقع فراہم کیا کہ ہم دُنیا سے بارودی سُرنگوں کے خاتمے کی کوشش میں حصہ لیں۔

پاکستان

بارودی سرنگوں پر پابندی کے معاہدے کے مطابق حیثیت	معاہدے کا فریق نہیں۔
2007-2008 میں تیاری، استعمال اور منتقلی	غیر ریاستی مسلح گروہوں کی جانب سے تیاری/استعمال جاری رہا۔
ذخیرہ	اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ہے۔ تخمینہ چھ ملین ہے۔
آلودگی	انسان کش اور گاڑی تباہ کرنے والی بارودی سرنگیں، IEDS اور غالباً ERW۔
اندازاً مائنز سے آلودہ علاقہ	کوئی اندازہ نہیں۔
2007 میں کتنی بارودی سرنگیں تلف کی گئیں	کوئی اندازہ نہیں۔
2007 میں MWE/ERW سے ہونے والی CASUALTY	کل 271 (2006-488) Casualty کا تجربہ ہلاکتیں 89 (2006-203) زخمی 182 (2006-285) مائنز 164 (2006-390) IEDS 91 (2006-86) ERW 10 (2006-12) نامعلوم 6 (2006-0)
MINE/ERW کے حادثوں میں زندہ بچ جانے والوں کی تعداد	معلوم نہیں۔
Risk Education کی استعداد	اضافہ نہیں ہوا۔ ناکافی
2007ء میں دستیاب خدمات	کوئی تبدیلی نہیں۔ ناکافی
مئی 2007ء کے بعد کی کلیدی پیشرفت	غیر ریاستی مسلح گروہ بلوچستان، صوبہ سرحد کے بعض اضلاع اور فاٹا میں انسان کش بارودی سرنگیں استعمال کرتے رہے۔

بارودی سرنگوں پر پابندی کی پالیسی

اِسلامی جمہوریہ پاکستان نے بارودی سرنگوں پر پابندی کے معاہدے (Mine Ban Threaty) میں شمولیت اختیار نہیں کی ہے۔ جون 2008ء میں وزارت خارجہ کے ایک افسر نے کہا کہ خطے میں سیکیورٹی کی صورتِ حال اور اسکی (پاکستان کی) فوجی ضروریات نے پاکستان کو اوٹاوہ معاہدے میں شرکت سے روک رکھا ہے۔ تاہم، پاکستان نہایت ثابت قدمی کے ساتھ اور نہایت محتاط انداز میں ایک ایسی پالیسی پر گامزن ہے۔ جو اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اسکی فہرست میں درج بارودی سرنگیں کبھی بھی اور کہیں بھی سول آبادی کے جسمانی ضرر کی وجہ نہ نہیں، اور یہ نقطۂ نظر اوٹاوہ معاہدے کے بنیادی مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔

پاکستان نے 5 دسمبر 2007ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد 62/41 جو کہ بارودی سرنگوں پر پابندی کے معاہدے کو عالمگیر حیثیت دینے کا تقاضہ کرتی ہے، پر ہونے والی رائے شماری میں حصہ نہیں لیا اور گذشتہ برسوں کے دوران اسی طرح کی اقوام متحدہ کی دیگر سالانہ قراردادوں سے بھی اجتناب کیا۔ اپنے ووٹ کی تشریح میں اس نے بتلایا کہ پاکستان انسان کش بارودی سرنگوں پر ایسی عالمگیر اور غیر امتیازی پابندی جو ریاستوں کی جائز دفاعی ضرورتوں کو پیشِ نظر رکھتی ہے۔ کے اہداف کی پیروی پر قائم ہے۔ "ہماری سلامتی (سیکیورٹی) کی مجبوریوں کے پیش نظر اور اپنی طویل سرحدوں جو کہ کسی قدرتی رکاوٹ کے نہ ہونے کی وجہ سے غیر محفوظ ہیں، کی حفاظت کی ضرورت (کے تحت) بارودی سرنگوں کا استعمال ہمارے ذاتی دفاع کی حکمت عملی کا ایک اہم جزو بنتا ہے۔ اس طرح پاکستان کیلئے انسان کُش بارودی سُرنگوں کے مکمل خاتمے کیلئے کیئے جانے والے مطالبات پر عمل کرنا اس وقت ممکن نہیں تاوقتیکہ قائم رہ سکنے والے متبادل مہیا ہو جائیں۔"

اپنی تازہ ترین آرٹیکل 13 کی رپورٹ میں، جو کہ Convention on Conventional Weapons (CCW) کے بارودی سرنگوں کے Amended Protocol II کی تعمیل کے طور پر پیش کی گئی، پاکستان نے اظہار کیا کہ وہ اقوام متحدہ کے بارودی سرنگوں اور ERWs سے پاک دُنیا جہاں افراد اور برادریاں (Communtties) ایسے محفوظ ماحول میں رہیں جو ترقی کیلئے سازگار ہو کے تصور کی حمایت کرتا ہے۔ اور پڑوسی ممالک کے بارودی سرنگوں کے زندہ متاثرین کو معاشرے میں بحال کرنے کی حمایت کرتا ہے۔

پاکستان نے نومبر 2007ء کو اُردن میں بارودی سرنگوں پر پابندی کے معاہدے میں شریک ریاستوں کی آٹھویں میٹنگ میں بطور ناظر (Observer) شرکت کی لیکن کوئی بیان نہیں دیا۔ پاکستان نے 2002 سے اب تک مجلسِ قائمہ (Standing Committee) کی کسی میٹنگ میں شرکت نہیں کی۔

پاکستان CCW اور بارودی سرنگوں پر اسکے Amended Prtocol II میں فریق ہے۔

پاکستان نے نومبر 2007ء میں States Parties to Amended Protocol 11 کی نویں سالانہ کانفرنس میں شرکت کی اور آرٹیکل 13 کی ضرورت کے تحت اپنی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ پاکستان Explosive Remnants of war پر Protocol V میں فریق نہیں ہے۔

پاکستان نے پنانگ، ملائیشیا میں اپریل 2008ء میں منعقد ہونے والے آسیان Asean کے بارودی سرنگوں پر ہونے والے ریجنل فورم سیمینار میں بھی شرکت کی۔

پاکستان نے مئی 2008ء میں ڈبلن (Dublin) میں کلسٹر بموں پر ہونے والی سفارتی کانفرنس میں شرکت نہیں کی۔

مارچ 2008ء میں ادارہ برائے پائیدار امن وترقی (SPADO) نے پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں سے تقاضہ کیا کہ وہ امن کیلئے ہونے والے باہمی مذاکرات میں بارودی سرنگوں کے مسئلے کو اعتماد سازی کے اقدام کے طور پر شامل کریں۔

استعمال

اگر چہ کہ پاکستان نے دسمبر 2006ء میں افغانستان کے ساتھ اپنی سرحد کے ''چند منتخب حصوں پر باڑ لگانے اور بارودی سرنگیں بچھانے'' کا اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا تا کہ سرحد پار جنگجو سرگرمیوں کو روکا جا سکے۔ تاہم 2008ء کے وسط تک سرحد پر پاکستان کی جانب سے نئی بارودی سرنگیں بچھانے کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ آرٹیکل 13 کی تازہ رپورٹ میں پاکستان نے بیان کیا کہ اس نے کوئی نئی بارودی سرنگیں نہیں بچھائی ہیں۔ جون 2008ء میں وزارت خارجہ کے ایک افسر نے لینڈ مائن مانیٹر کو بتلایا کہ پاکستان نے بین الاقوامی نکتہ چینی کی وجہ سے افغان سرحد پر بارودی سرنگیں بچھانے کے فیصلے کو مؤخر کیا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مجوزہ عمل پر تنقید کرنے والوں کو متبادل (طریقوں) کی نشاندہی بھی کرنی چاہیے تھی۔

لینڈ مائن مانیٹر کی جنوبی اور شمالی وزیرستان ایجنسیوں میں کی گئی فیلڈ ریسرچ کے دوران کئی مقامی لوگوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستانی سیکیورٹی ادارے اپنی فوجی تنصیبات کی حفاظت کیلئے اُن کے گرد بارودی سرنگیں نصب کرتے ہیں۔لیکن کوئی بھی شخص ایسی معلومات فراہم نہ کرسکا جن سے ان دعووں کی تصدیق ہوسکتی۔

اسی طرح بلوچستان صحافیوں،انسانی حقوق کیلئے کام کرنے والوں اور دیگر افراد نے بھی دعویٰ کیا کہ پاکستانی افواج اپنی تنصیبات کی حفاظت کیلئے ان کے گرد بارودی سرنگیں نصب کرتی ہیں،لیکن اس مرتبہ بھی کوئی شخص اس بارے میں تفصیلات مُہیا نہ کرسکا اور لینڈ مائن مانیٹر اس ان الزامات کی تصدیق نہ کرسکا۔

اکتوبر 2007ء میں UN Military Observer Group in India and Pakistan کے نئی دہلی، ہندوستان میں تعینات ایک عہدیدار نے لینڈ مائن مانیٹر کو بتلایا کہ اس ادارے کو ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی تھی جس سے کشمیر میں واقع لائن آف کنٹرول (LoC) کے نزدیک حال ہی میں بارودی سرنگوں کی تنصیب کا ذکر ہو۔

Unmogip ہی کے ایک عہدیدار، جسکی تقرری مظفرآباد میں تھی، نے بتلایا کہ ان کے پاس بھی بارودی سرنگوں کی اس علاقےمیں تنصیب کی کوئی نئی اطلاع نہیں تھی۔

پاکستان کی جانب سے انسان کش بارودی سرنگوں کا بڑے پیمانے پر استعمال دسمبر 2001ء سے 2002ء کے وسط تک ہندوستان سے ملحقہ سرحدی علاقوں میں ہوا جب ان ممالک کے درمیان شدید تناؤ جاری تھا۔

تیاری، مُنتقلی اور ذخیرہ اندوزی

پاکستان ان چند ممالک میں سے ایک ہے جواب تک انسان کُش بارودی سرنگوں کی پیداوار کررہا ہے۔جنوری 1997ء کے بعد سے پاکستان آرڈیننس فیکٹریز نے ہاتھ سے نصب کی جانے والی ایسی بلاسٹ مائنز (Blast Mines) تیار کی ہیں جو Amended Protocol II کے تقاضوں کی تعمیل کے مطابق ہاتھوں سے ڈھونڈی جاسکتی ہیں۔ 2007ء میں پاکستان نے رپورٹ کیا تھا کہ اُس نے ایسی بارودی سرنگوں کو جوخود بخود ناکارہ ہوجانے، یا خود بخود غیر مُوثر ہونے کے طریقہ کار سے آراستہ ہوں بارودی سرنگوں کی اپنی آئندہ کی پیداوار میں شامل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے"۔

Protocol II تقاضہ کرتا ہے کہ فاصلے سے نصب کی جانے والی تمام بارودی سرنگوں میں خود بخود تباہ اور غیر موثر ہونے کا طریقہ کار موجود ہو۔ پاکستان نے 2002ء میں رپورٹ دی تھی کہ وہ انسان کش بارودی سرنگیں فاصلے سے نصب کرنے کے سسٹم کی تیاری میں مصروف ہے، لیکن اس بارے میں کوئی تفصیلات اب تک مہیا نہیں کی گئیں۔

پاکستان کا 25 فروری 1999ء کا ریگولیٹری آرڈر نمبر (1)123 انسان کُش بارودی سرنگوں کی بر آمد کو غیر قانونی قرار دیتا ہے. پاکستان کا کہنا ہے کہ ''شروع 1992ء سے'' اس نے کوئی بارودی سرنگیں بر آمد نہیں کیں۔

ماضی میں پاکستان بارودی سرنگوں کا ایک بڑا بر آمد کنندہ رہا ہے۔ پاکستان کی تیار کردہ بارودی سرنگیں افغانستان، بنگلہ دیش، اریٹریا، ایتھوپیا، صومالیہ، سری لنکا اور دوسرے مقامات سے ملی ہیں۔

پاکستان کے بارودی سرنگوں کے ذخیرے کے بارے میں کوئی سرکاری موقف دستیاب نہیں ہے۔ لینڈ مائن مانیٹر کے تخمینے کے مطابق پاکستان کے ذخیرے میں تقریباً چھ ملین (ساٹھ لاکھ) انسان کُش بارودی سرنگیں موجود ہیں، جو کہ دُنیا میں پانچواں بڑا ذخیرہ ہے۔ پاکستان نے اس دعوے کی نہ تو تردید کی ہے نہ ہی تصدیق۔

پاکستان نے 2007ء میں بتلایا تھا کہ اس نے ''بارودی سرنگوں کی تلاش کئے جانے کی خصوصیت کی امتیازی صفات کو بہتر بنانے کیلئے مخصوص مدت تک کام مکمل کر لیا ہے تا کہ CCW کے Protocol II کی تعمیل ہو سکے۔ پاکستان کو ملنے والی نو سال کی مہلت تا کہ وہ کم دھات والی اور نہ تلاش کی جا سکنے والی اپنے ذخیرے کی بارودی سُرنگوں کو تباہ کر دے یا اُن میں ترمیم کرے، 3 دسمبر 2007ء کو ختم ہو رہی تھی۔ پاکستان نے یہ نہیں بتلایا کہ اس نے یہ شرائط پُوری کی یا نہیں۔

سن 2005، 2006 اور پھر 2007ء میں پاکستان نے رپورٹ دی کہ وہ ''ہر سال اپنی مُدت پوری کرنے والی پُرانی بارودی سرنگوں کی ایک بڑی تعداد کو ضائع کر دیتا ہے''۔ تاہم تباہ کی جانے والی بارودی سرنگوں اور انکی اقسام کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

اطلاعات کے مطابق پاکستانی افواج ہر سال بغاوتوں کو کچلنے کیلئے کئے جانے والے آپریشنز کے

دوران انسان کش بارودی سرنگوں اور ہتھیاروں کی کثیر مقدار ضبط کرتی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ پاکستان ان بارودی سرنگوں کو ضائع کر دیتا ہے، لیکن بارودی سرنگوں کی تعداد اور اُنہیں تیار کرنے والے ممالک کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

جنوری 2008ء میں سیکیورٹی فورسز نے ایک رپورٹ کے مطابق صوبہ سرحد کے ضلع مردان میں واقع ساول ڈھیر کے ایک مکان سے انسان کش بارودی سرنگوں کی ایک نامعلوم تعداد برآمد کی تھی۔

غیر ریاستی مسلح گروہ Non State Armed Groups

بلوچستان، صوبہ سرحد کے بعض اضلاع فاٹا اور اسکے فرنٹیئر ریجنز بنوں، کوہاٹ اور ٹانک میں غیر ریاستی مسلح گروہ (NSAGs) کبھی کبھار انسان کش بارودی سرنگیں، سواری تباہ کرنے والی بارودی سرنگیں اور IEDS پاکستانی سیکیورٹی فورسز اور سول انتظامیہ پر حملوں، فرقہ وارانہ اور قبائل کے آپس کے جھگڑوں میں استعمال کرتے ہیں۔

لینڈ مائن مانیٹر کے 2007ء اور پھر 2008ء کے ابتدائی مہینوں میں بلوچستان اور شمالی اور جنوبی وزیرستان میں کئے گئے دوروں میں جن صحافیوں، برادری کے بزرگوں، NGOs اور دیگر افراد سے کئے گئے انٹرویوز میں سبھی نے یہ کہا کہ غیر ریاستی مسلح گروہ اب بھی انسان کش بارودی سرنگوں کا استعمال کر رہے ہیں۔

حکومتِ پاکستان نے اپنی سالانہ آرٹیکل 13 رپورٹ میں ان مسلح گروہوں کی جانب سے بارودی سرنگوں اور IEDS کے استعمال کا ذکر کیا ہے۔

شمالی اور جنوبی وزیرستان کی ایجنسیوں میں مقامی قبائلی بزرگوں اور دیگر افراد نے لینڈ مائن مانیٹر کو اسکے 2007ء اور 2008ء میں کی گئی فیلڈ ریسرچ کے دوران بتلایا کہ وزیرستان میں ڈیورنڈ لائن کے ساتھ آباد 35 قبیلوں اور خیلوں میں ہر ایک کے پاس افغان سوویت تنازع کے وقت سے بارودی سرنگوں کے ذخیرے موجود ہیں۔

لینڈ مائن مانیٹر کو یہ بھی بتلایا گیا کہ مقامی طالبان اور دیگر مسلح گروہ شمالی اور جنوبی وزیرستان میں موجود بارودی سرنگوں کے ان ذخائر سے خریداری کیلئے خطیر رقم ادا کرتے ہیں، یا پھر اُنہیں اپنے مقصد کیلئے لوگوں میں موجود ہمدردی کی وجہ سے یہ بارودی سرنگیں مُفت بھی مل جاتی ہیں۔

وزیرستان میں بارودی سرنگوں کی فروخت پر عائد پابندی کا قانون ناقابل عمل ونفاذ بن چکا ہے کیونکہ وہاں کا بیشتر حصہ طالبان اور دیگر مسلح گروہوں کے قبضے میں ہے۔

صوبہ بلوچستان اور فاٹا میں ایک عمومی تاثر پایا جاتا ہے کہ بہت سی انسان کش بارودی سُرنگیں سرحد کے اُس پار افغانستان سے آتی ہیں۔

فاٹا اور بلوچستان کے غیر ریاستی مسلح گروہ انسان کش بارودی سُرنگیں قبائلی علاقوں میں واقع پوشیدہ اسلحہ مارکیٹوں سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

بلوچستان

بلوچستان میں غیر ریاستی مسلح گروہوں کی سرگرمیوں کا مرکز بارکھان، ڈیرہ بگٹی، کوہلو، موسیٰ خیل اور نصیر آباد کے اضلاع شامل ہیں۔ بلوچستان لبریشن آرمی (فراری)۔ اسٹیبلشمنٹ مخالف عناصر اور جرائم پیشہ عناصر نے سال 2007ء کے دوران اور سال 2008ء کے ابتدائی مہینوں میں بارودی سرنگوں اور IEDS کا استعمال کیا اور ان کا نشانہ زیادہ تر حکومتی انفراسٹرکچر اور پاکستانی فوج اور فرنٹیئر کور کی چوکیاں تھیں، لیکن سویلین لوگ بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ مری، بگٹی اور ڈومکی قبائل نے بھی اپنے قبائلی جھگڑوں میں بارودی سرنگوں کا استعمال کیا۔ 2007ء میں شروع کئے گئے ایک امن پلان کی بدولت پر بارودی حملوں میں کمی آئی ہے۔

زیادہ تر واقعات میں انسان کُش بارودی سرنگوں کی بجائے گاڑیاں تباہ کرنے والی بارودی سرنگوں اور IEDS کا استعمال کیا گیا۔ وہ واقعات جن میں انسان کش بارودی سرنگیں استعمال کی گئیں درجہ ذیل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ڈیرہ بگٹی کے علاقے نیلیگ میں اسوقت ایک بچہ ہلاک اور اسکے والدین زخمی ہوگئے جب ان میں سے کسی کا پاؤں گھر جاتے ہوئے ایک Victim Activated IED پر پڑ گیا۔ دوسرا واقعہ بھی نومبر میں اس وقت رُونما ہوا جب گشت کرتا ہوا ایک فوجی بارودی سرنگ سے زخمی ہوگیا۔ یہ واقعہ کوہلو کاہان میں پیش آیا۔ دسمبر 2007ء میں کوئٹہ کے ایک قبرستان میں پڑی بارودی سرنگ پر پاؤں پڑنے سے ایک شخص زخمی ہوگیا۔ پولیس کو بعد میں اس قبرستان سے ایک اور بارودی سرنگ بھی ملی۔ مارچ 2008ء میں گوٹھ عبدالرحمان کے قریب بارودی سرنگ پر پاؤں پڑنے سے زخمی ہوگئے۔ مارچ 2008ء ہی میں ڈیرہ بگٹی کے قصبے کے نزدیک سڑک کو کسی ممکنہ بارودی سرنگ سے محفوظ بنانے کے دوران دو سپاہی ایک بارودی سرنگ پر پاؤں پڑنے سے ہلاک ہوگئے۔

شمالی اور جنوبی وزیرستان

لینڈ مائن مانیٹر کی اطلاع کے مطابق اپریل 2007ء میں پولیٹیکل ایجنٹ نے ایک حکم جاری کیا جسکی رو سے بارودی سرنگوں کی خرید وفروخت پر پابندی عائد کردی گئی۔ اسوقت اسلحے کی مقامی دکانوں اور مارکیٹوں میں بارودی سرنگوں کی خرید وفروخت کھلم کھلا طور پر نہیں کی جاسکتی تھی۔

تاہم، مارچ 2008ء میں کی جانے والی فیلڈ ریسرچ کے دوران لیڈ مائن مانیٹر کو پتہ چلا کہ پولیٹیکل ایجنٹ کا حکم ریاستی عملداری کے خاتمے کی وجہ سے موثر نہیں رہا ہے، اور یہ کہ اب کوئی بھی اسلحے کی مقامی دکانوں سے بارودی سرنگیں خرید سکتا ہے۔

وزیرستان کی دونوں ایجنسیوں میں بارودی سرنگوں کا گاہے بگاہے استعمال جاری رہا ہے۔ قبائل اور جیلوں نے حکومتی افواج کے خلاف اور آپس کے جھگڑوں میں بھی بارودی سرنگوں اور IEDS کی دونوں اقسام Command Detonated (یعنی خارجی اشارہ ملنے پر پھٹنے والی) اور Victim Activated (یعنی متاثرہ شخص کے جسمانی رابطے سے پھٹنے والی) اقسام استعمال کی۔ بارودی سرنگوں کے پھٹنے کے واقعات کی تاریخ اور موقع واردات کے عمل وقوع واقعہ کے ذمہ دار افراد، استعمال شدہ ہتھیار کی نوعیت اور جسمانی ضرر کی نوعیت، ان سب کے بارے میں واضح اور درست معلومات کا حصول اس علاقے میں ممکن نہیں۔

ستمبر 2007ء میں باجوڑ کے صدر مقام خار میں بارودی سرنگ پھٹنے سے تین بچے بُری طرح زخمی ہوگئے۔ نومبر 2007ء میں شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ سے باہر افغان سرحد کے قریب، گاڑی کے بارودی سرنگ یا IED سے ٹکرا جانے کے باعث 5 فوجی ہلاک اور چار زخمی ہوگئے۔

فاٹا کی اورکزئی، باجوڑ اور کرم ایجنسیوں میں بارودی سرنگیں اور IEDS باہمی جھگڑوں، ذاتی دشمنی، قبائلی تنازعات اور فرقہ وارانہ فسادات میں استعمال کی گئیں۔

کشمیر

ہندوستان مخالف کئی سیاسی اور مسلح تنظیمیں پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔ اکتوبر 2007ء میں لینڈ مائن مانیٹر کو ایک سیاسی ادارے آل پارٹیز حریت کانفرنس (گ) آزاد جموں وکشمیر کی جانب سے Mine Free Kashmir کیلئے ایک ڈیکلریشن دیا گیا۔ ڈیکلریشن کے ذریعے کشمیر میں متحرک تمام

متحارب گروہوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ بارودی سرنگوں کا استعمال فوری طور پر بند کردیں۔ اسکے علاوہ بارودی سرنگوں سے متاثرہ علاقوں کو پاک کرنے اور بارودی سرنگوں سے متاثرہ افراد کی اعانت کیلئے بین الاقوامی تعاون اور مدد کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے۔

کشمیری اور غیر کشمیری مسلح گروہوں کے ایک محاذ متحدہ جہاد کونسل نے بھی ایک بیان کے ذریعے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ انسان کش بارودی سرنگیں استعمال کرنے سے احتراز کریں گے اور انسان دوستی کے بین الاقوامی قانون International Humanitarian Law کی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے۔

بارودی سرنگوں اور ERW کا مسئلہ

اگر چہ کہ شواہد اس کی واضح نفی کرتے ہیں، تاہم حکومت پاکستان نے بار بار دعویٰ کیا ہے کہ اسے "غیر تلف شدہ بارودی سرنگوں کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے"۔ اسکا یہ بھی کہنا ہے "بارودی سرنگوں کی وجہ سے پاکستان میں کبھی بھی انسانی [سلامتی کا] مسئلہ پیدا نہیں ہوا، باوجود اس کے کہ اس نے ہندوستان سے تین جنگیں لڑیں اور 2001 2002 میں فوجی محاذ آرائی ہوئی"۔

یہ کہ پاکستان بارودی سرنگوں اور ERWs (جنگ کے بعد باقی ماندہ نہ چلا ہوا گولہ بارود جو متاثرہ علاقے میں بکھرا پڑا ہو) دونوں سے متاثر ہو رہا ہے، اسکی شہادت ان واقعات سے ملتی ہے جو سن 2007 اور 2008 میں رونما ہوئے اور جن میں بارودی سرنگیں اور ERWs دونوں استعمال ہوئے۔ علاوہ ازیں، پاکستان کی جانب سے پیش کی گئی تازہ ترین سالانہ آرٹیکل 13 رپورٹ میں لکھا ہے کہ بارودی سرنگوں کی ممکنہ موجودگی والے" علاقوں سے آگاہ کرنے والی نشانیوں کو رنگ کیا گیا ہے اور ان پر اشارے بنائے گئے ہیں بمطابق AP II معیار کے"۔ جوکہ اس بات کا اقرار ہے کہ بارودی سرنگوں سے متاثرہ کچھ علاقہ موجود ہے۔

پاکستان کا دعویٰ ہے کہ 2002-2001 کے دوران ہندوستان کے ساتھ سرحدی تناؤ کی وجہ سے پاکستان نے سرحد کے ساتھ جس علاقے میں بارودی سرنگیں نصب کی تھیں انہیں "مکمل طور پر صاف کردیا گیا ہے"۔ پاکستان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ "لائن آف کنٹرول کے ساتھ بچھائی گئی بارودی سرنگوں کے گرد باقاعدہ باڑھ لگائی گئی ہے اور ان پر واضح نشانات لگائے گئے ہیں تاکہ قرب وجوار میں رہنے والی سول آبادی کو محتاط بنایا جائے۔

اسکے باوجود، پاکستان کے زیرِانتظام کشمیر کے باشندوں نے شکایت کی ہے کہ لائن آف کنٹرول کے ساتھ ساتھ بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں پر بارودی سرنگیں موجود ہیں اوران کے اطراف میں کوئی باڑھ نہ تو پاکستانی فوج نے لگائی ہے نہ ہی ہندوستان فوج نے پُونچھ میں واقع گڑھی شیر خان کے باشندوں نے لینڈ مائن مانیٹر کو بتلایا کہ سرحد کے دونوں جانب دیہات میں بارودی سرنگیں اور ERWs موجود ہیں اور بارشیں ہندوستان کے نسبتاً اونچے علاقوں سے بارودی سرنگوں کو بہا کر پاکستانی علاقے میں لے آتی ہیں۔

حکومتِ پاکستان نے تسلیم کیا ہے بارودی سرنگوں کا مسئلہ موجود ہے اوراس کا سبب سوویت فوج کی جانب سے پاک۔افغان سرحد پر باقیماندہ بارودی سرنگیں ہیں۔

بارودی سرنگوں کی یہ موجودگی 1979 سے 1989 کے اس دور سے جڑی ہے جب افغانستان پر سوویت یونین کا قبضہ تھا۔اس دوران سوویت اور افغان افواج ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ان علاقوں پر بارودی سرنگیں بکھیرتے تھے اور مجاہدین قبائلی علاقوں میں اپنے ٹھکانوں کو بچانے کیلئے ان کے گرد بارودی سرنگیں بچھاتے تھے۔

حکومت یہ بھی تسلیم کرتی ہے کہ ''دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کے دوران دہشت گردوں نے کئی بار بارودی سرنگوں اور IEDs کا سول انتظامیہ اورفوج کے خلاف استعمال کیا ہے۔

شمالی اور جنوبی وزیرستان میں لینڈ مائن مانیٹر کو 2008-2007 کے دوران کی جانے والی فیلڈ ریسرچ میں مقامی لوگوں نے بتلایا کہ مسلح گروہ، جن میں طالبان اورقبائلی مسلح عناصر شامل ہیں، مجاہدین کے سابقہ ٹھکانوں کو استعمال کرتے رہے ہیں اور یہ کہ ان کیمپوں کے اطراف میں موجود علاقوں میں مسلح گروہوں نے بھی بارودی سرنگیں نصب کی ہیں اور پہلے سے وہ بارودی سرنگیں بھی موجود ہیں جو سوویت افغان جنگ کے زمانے کی ہیں۔ان کیمپوں میں غلام خیل، مَداخیل، شوال اورزاور شمالی وزیرستان جبکہ اعظم ورسک، برمَل اور شاکئی جنوبی وزیرستان میں واقع ہیں۔دونوں ایجنسیوں کے مکینوں نے بتلایا کہ بارودی سرنگوں کی وجہ سے اب بھی حادثات رُونما ہوتے ہیں لیکن وہ جسمانی نقصان کے بارے میں ضروری معلومات فراہم نہ کرسکے۔

بلوچستان کے وہ علاقے جن کے بارے میں خدشہ ہے کہ وہاں بارودی سرنگیں نصب ہیں ان میں بارکھان، ڈیرہ بگٹی، جعفرآباد، کوہلو، نصیرآباداور رائیت شامل ہیں۔

دیگر علاقے جن میں بارودی سرنگوں کا مسئلہ رہا ہے ان میں چماؤلنگ اور مہتر (جو کہ ضلع لورالائی میں واقع ہیں) کے علاقے ہیں۔ یہاںپر موجود کوئلے کی کانوں کی ملکیت یہاں کے رہائشی پشتون اور بلوچ قبائل کے درمیان تنازعہ کی وجہ بنتی ہے۔ اس طرح قرباغ جو کہ مری بلوچ قبائل کا رہائشی مرکز ہے، وہاں پر بھی بارودی سرنگوں کا مسئلہ پایا جاتا ہے۔

اطلاعات کے مطابق غیر سرکاری مسلح گروہوں نے اپنے کیمپوں اور سڑکوں کے کنارے، جن میں کاہان سے مودھ تک کا 160 کلومیٹر کا علاقہ شامل ہے، میں بارودی سرنگیں نصب کی ہیں، 2006ء کے اوائل ہی میں انڈس، مرگٹ، مرورا اور ماروار علاقوں میں جو کہ بولان ضلع میں واقع ہیں، کوئلے کی کانوں کو جانے والے رستوں کے اطراف میں بارودی سرنگیں نصب کردی گئیں تھیں۔

فروری 2006ء میں ڈیرہ بگٹی کے ضلعی کوآرڈینیشن افسر نے لوگوں کو سڑکوں پر اسوقت سفر کرنے سے منع کردیا تھا جب تک انہیں بارودی سرنگوں سے پاک نہ کردیا جائے۔

مائن ایکشن (Mine Action)

پاکستان میں بارودی سرنگوں کو ٹھکانے لگانے کا کوئی رسمی اور باقاعدہ سول ادارہ موجود نہیں ہے۔ بارودی سرنگوں اور ERWs کو ٹھکانے لگانے کا کام مسلح افواج کی انجینئرنگ یونٹس کے ذمے ہے۔

پاکستان کی نیم عسکری فرنٹیئر کنسٹیبلری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے فاٹا میں مائنوں کو ٹھکانے لگانے کا آپریشن انجام دیا۔

حکومت کا دعویٰ ہے کہ دستوں اور افسروں کو یونٹوں میں تربیتی دورانیے میں (بارودی سرنگوں کو ٹھکانے لگانے کی) متواتر تربیت دی جاتی ہے۔ خصوصاً ان یونٹس کو جو افغانستان اور ہندوستان سے ملحقہ سرحدی علاقوں میں تعینات/مصرف عمل ہوں"۔

وزارتِ خارجہ نے 2007ء میں بارودی سرنگوں کو ٹھکانے لگانے اور آگاہی دینے یعنی Mine Action and Awareness کیلئے ایک تربیتی مرکز قائم کرنے کا اعلان کیا۔ یہ مرکز Mine Action Center کے طور پر پاکستان اور غیر ممالک میں آپریشنز انجام دے گا اور پاکستان کے متاثرہ علاقوں میں لوگوں کو بارودی سرنگوں سے لاحق خطرات سے آگاہی یعنی Mine Risk Education

فراہم کرے گا۔اس منصوبے کے قیام کو فنڈز کی دستیابی سے مشروط بتلایا گیا۔جون 2008ء تک وزارت خارجہ نے اس منصوبے پر کسی پیشرفت کی اطلاع نہیں دی تھی۔

اطلاعات کے مطابق پاکستانی فوج نے فروری 2007ء میں لورالائی ضلع میں واقع چماؤلنگ کی کوئلہ کی کانوں کے علاقے سے 200 بارودی سرنگوں کو تلف کیا۔کوئلے کی ان کانوں کی ملکیت پر مری اور لونی قبائل کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعہ کی وجہ سے اس علاقے میں بارودی سرنگیں نصب کی گئی تھیں۔بارودی سرنگوں کے اس اتلاف کے دوران کسی تلف کنندہ کو نقصان نہیں پہنچا۔

2006ء میں ماہرین نے خبردار کیا کہ 8 اکتوبر 2005ء کے زلزلے اور کشمیر اور صوبہ سرحد میں زمین کھسکنے (Land-Slides) کی وجہ سے ممکن ہے کہ بارودی سرنگیں اپنے نصب کردہ مقام سے ہٹ گئی ہوں۔مُبینہ طور پر لائن آف کنٹرول کے کنارے آباد ہزاروں لوگوں کو محفوظ علاقوں میں منتقل کیا گیا۔

تاہم، پاکستانی اور ہندوستانی فوجیوں کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ رکنے کے بعد زیادہ تر لوگ اپنے گھروں کو واپس لوٹ چکے ہیں۔

مقامی لوگوں نے لینڈ مائن مانیٹر کو بتلایا کہ انہوں نے پچھلے تین برسوں کے دوران بارودی سرنگ سے ہونے والے کسی حادثے کے بارے میں نہیں سُنا تھا۔

بارودی سرنگوں ERWs/IEDs سے ہونے والے حادثات

سال 2007ء کے دوران بارودی سرنگوں، IEDs اور ERWs کے استعمال کی وجہ سے پاکستان میں 198 ایسے واقعات میں 271 افراد جسمانی طور پر متاثر ہوئے۔ان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 89 جبکہ زخمی ہونے والوں کی تعداد 182 تھی۔اس ٹوٹل میں، میڈیا کے حوالے سے، Spado نامی تنظیم نے 198 جبکہ Camp نامی تنظیم نے 207 کیسوں کی رپورٹنگ کی۔(زیادہ تر کیسوں میں دہری رپورٹنگ ہوئی)۔لینڈ مائن مانیٹر نے 25 دیگر کیسوں کا پتہ چلایا۔

ان حادثات کا شکار زیادہ تر سویلین لوگ تھے۔یعنی 177، جبکہ دیگر 94 افراد کا تعلق سیکیورٹی فورسز سے تھا۔جسمانی طور پر متاثر ہونے والے ان افراد میں تین چوتھائی مرد تھے (199، بشمول فوجی) 13 عورتیں، 12 لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں۔دیگر 43 افراد کے بارے میں واضح اطلاعات نہیں مل سکیں۔

Victim Aided IEDs کا استعمال زیادہ تر جسمانی ضرر کا باعث بنا یعنی 91 افراد۔ گاڑیاں تباہ کرنے والی بارودی سرنگوں کی وجہ سے 80 افراد، انسان کش بارودی سرنگوں سے 52 افراد، نامعلوم ساخت کی بارودی سرنگوں سے 32 افراد، ERW s سے 10 افراد جبکہ نامعلوم ہتھیار/ گولہ بارود سے 32 افراد کو جسمانی ضرر پہنچا۔ ان حادثات کے وقت زیادہ تر لوگ حالتِ سفر میں تھے۔ زیادہ تر حادثات/ جسمانی ضرر بلوچستان میں ہوئے جبکہ فاٹا اور صوبہ سرحد میں افراد کو جسمانی ضرر پہنچا۔

ضرر جسمانی کے بارے میں یہ اطلاعات جو Spado اور Camp نے فراہم کیں ان کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے جسمانی ضرر کے وہ واقعات بھی رپورٹ کئے ہیں جنکا باعث اصل میں حکم پر ہونے والے دھماکے یعنی Command Detonated Explosions تھے۔

Spado نے ایسے 27 واقعات میں 62 افراد کو جسمانی ضرر پہنچنے کی اطلاع دی جبکہ Camp کے 24 ایسے واقعات میں 204 افراد کے زخمی ہونے یا ہلاک ہونے کی رپورٹ دی۔

2007ء میں جسمانی ضرر کی شرح 2006ء کے 488 متاثرین کے مقابلے میں کم ہے، لیکن یہ 2005ء کے 214 متاثرین اور سال 2004ء کے 198 متاثرین کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

2007ء میں کم نظر آنے والی یہ شرح دراصل غیر مستند اور متضاد میڈیا رپورٹنگ کا نتیجہ ہے اور حاصل شدہ معلومات میں Command Detoned دھماکے (مثلاً ٹائم بم یا ریموٹ کنٹرول بم) اور Victim Activated (مثلاً بارودی سرنگ پر پاؤں پڑنے) والے دھماکے کے نتیجے میں ہونے والے جسمانی ضرر میں فرق کرنے کی صلاحیت کا نہ ہونا ہے۔

ایک اور وجہ لائن آف کنٹرول کے نزدیک رہنے والے وہ لوگ ہے جنہیں 2003 کی پاک بھارت فائر بندی کے بعد محفوظ علاقوں میں دوبارہ آباد کیا گیا۔ اپریل 2008ء میں پاکستان کے زیرانتظام کشمیر میں ایک فیلڈ مشن کے دوران لینڈ مائن مانیٹر کو مقامی صحافیوں نے بتلایا کہ وہ پچھلے تین برسوں کے دوران بارودی سرنگ کی وجہ سے ہونے والے کسی حادثے سے آگاہ نہ تھے۔ تاہم Response International (RI) نے 2007ء میں عباس پور میں بارودی سرنگ سے متاثرہ ایک شخص کو طبی امداد مہیا کی تھی۔ معلومات کے ناکافی ہونے کے باعث اس بات کی چھان بین نہ ہوسکی کہ اس واقعے کا اندراج مذکورہ بالا ڈیٹا میں ہوا تھا یا نہیں۔

سال 2007ء میں بارودی سرنگیں تلف کرنے والا ایک پاکستانی اہلکار سوڈان میں بارودی سرنگوں کو تلف کرنے کے ایک آپریشن میں زخمی ہوا تھا۔

بارودی سرنگوں وغیرہ سے جسمانی ضرر کے واقعات 2008ء میں بھی رُونما ہوتے رہے اور انکی شرح سال 2007ء کے اسی دور کے مقابلے میں زیادہ رہی۔ 31 مئی تک، لینڈ مائن مانیٹر نے بارودی سرنگوں/ERWs اور Victim - Activated IEDs کے واقعات میں جسمانی ضرر کے 66 متاثرہ افراد کی نشاندہی کی جن میں 26 افراد ہلاک جبکہ 40 افراد زخمی ہوئے، جبکہ سال 2007ء کے اسی دورانیئے میں انکی تعداد 41 تھی۔ جن میں 37 افراد سویلین (بشمول ایک بچے کے) 26 فوجی جبکہ تین افراد بارودی سرنگیں تلف کرنے والے اہلکار تھے جو کہ صوبہ سرحد میں 12 مارچ کو ایک حادثے میں متاثرہ ہوئے۔ جسمانی ضرر کے ان واقعات میں زیادہ تر بارودی سرنگوں کے باعث (58، جن میں 16 افراد انسان کش بارودی سرنگوں کا نشانہ بنے) اور یہ واقعات زیادہ تر بلوچستان میں ہوئے۔

ڈیٹا کا حُصول

پاکستان میں بارودی سرنگوں کے واقعات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے یعنی Data Collection کا کوئی باقاعدہ اور جامع پروگرام موجود نہیں ہے۔ بارودی سرنگوں، ERW s اور IEDS سے ہونے والے جسمانی ضرر (Casualties) کے بہت سے واقعات رپورٹ ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ ایسا ہونے اس لئے یقینی ہے کہ زیادہ تر واقعات دورافتادہ اور تنازع سے متاثرہ علاقوں میں ہوتے ہیں، جنکی میڈیا مکمل رپورٹنگ نہیں کرپاتا، غیر سرکاری تنظیم کے نمائندے کے مطابق صرف 50% سے 60% تک حادثات کی رپورٹنگ ہوتی ہے۔

ایسی بہت سی قومی غیر سرکاری تنظیم موجود ہیں جو جسمانی ضرر کے واقعات کو ریکارڈ کرتی ہیں، اس بارے میں معلومات کے حصول کیلئے وہ میڈیا کی رپورٹوں، اپنی فیلڈ ٹیموں کی جانب سے فراہم کردہ اطلاعات اور دیگر این جی اوز سے حاصل کردہ معلومات پر انحصار کرتی ہیں۔ تاہم، میڈیا رپورٹس اکثر اپنی رپورٹنگ میں واقعہ کی ذمہ دار Device کی اقسام کے بارے میں قلعی طور پر درست رپورٹنگ نہیں کرپاتے اور واقع کی ناکافی تفصیلات مہیا کرتے ہیں۔

سال 2006ء میں Spado اور Camp نے حادثات کے بارے میں اطلاعات کا تبادلہ شروع کیا۔لیکن وہ نگرانی (Monitoring) کاایک مشترکہ سسٹم نہیں بناپائے۔دونوں کے Databases میں خامیاں موجودتھیں، قاعدے کی اصطلاحات کا فقدان تھا اوران میں کئی ایسے واقعات کا ذکر تھا جو دراصل بارودی سرنگوں، ERWs یا Victim Activated Device کی وجہ سے رُونمانہ ہوئے تھے۔سال 2007ء میں ریکارڈ کی جانے والی 271 حادثات میں سے صرف 159 ایسی تھیں جو Spado اور Camp دونوں کے Databases میں موجودتھیں۔

ہسپتالوں کا ریکارڈ بارودی سرنگوں اور ERWs سے ہونے والے جسمانی ضرراور دیگر طرح کے اعضاءبُریدہ افراد (Amputees) میں تمیزنہیں کرتا اوراسکے پاس صرف ان لوگوں کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں جوحادثے میں زندہ رہ جانے کے بعدعلاج کیلئے ہسپتال لائے جاتے ہیں۔

بارودی سرنگوں، ERWs اور Victim - Activated IED کے پاکستان میں متاثرین کی کل تعدادمعلوم نہیں۔لینڈ مائن مانیٹر نے سال 2000ء سے 2007ء تک 1,596 ایسے متاثرین کوریکارڈ کیاہے جن میں 582 کی موت ہوئی، 952 زخمی ہوئے جبکہ 62 کے بارے میں درست معلومات نہیں ہیں۔سال 1980ء سے 2002ء تک پاکستان میں بارودی سرنگوں کے خلاف مہم نے 1,038 ایسے افراد کی نشاندہی کی تھی جو بارودی سرنگوں یا ERWs کا شکار بنے تھے۔ان میں 377 مارے گئے تھے، 566 زخمی ہوئے تھے 95 کے بارے میں تفصیلی معلومات نہ مل سکیں۔

اکتوبر 2007ء میں پاکستان میں مشن کے دوران لینڈ مائن مانیٹر کو مقامی حکام نے بتلایا کہ پاکستان کے زیرانتظام کشمیر میں واقع مہاجر کیمپوں میں (جن میں ہندوستان کے زیرانتظام کشمیر سے آئے ہوئے مہاجرین رہتے ہیں) بارودی سرنگوں کے ''بہت سے'' متاثرین موجود ہیں، لیکن انکی صحیح تعدادنہیں بتلائی گئی۔لینڈ مائن مانیٹر نے اپریل 2008ء میں کئی مہاجر کیمپوں کا دورہ کیااورامبوراور مانک پائیاں کیمپ نمبر ایک دواورتین میں مقیم 24,000 مہاجرین میں بارودی سرنگوں کے 60 متاثرین کی شناخت کرسکا۔ان میں سے زیادہ تر لائن آف کنٹرول عبورکرتے ہوئے زخمی ہوئے تھے۔

دسمبر 2005ء اورنومبر 2007ء کی درمیانی مدت میں Response Innternational پاکستان کے زیرانتظام کشمیر میں ایک گھر گھر سروے (Household Survey) کیا جسکا مقصد ERW

اور بارودی سرنگوں کے متاثرین کا پتہ چلانا تھا۔ RI نے عباس پور اور ضلع راولاکوٹ میں ہجیرہ کے مقام پر کم از کم 234 متاثرین کا پتہ لگایا۔

پاکستان میں معذوری کے شکار افراد کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔ 1998ء کی مردم شماری سے پتہ چلتا ہے کہ آبادی کا 2.5% معذور ہے۔ تاہم، حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ اصل تعداد اس سے زیادہ ہے۔

بارودی سرنگوں اور ERD سے لاحق خطرات سے آگاہی (Landmine/ERWs Risk Education) آرٹیکل 13 کی رپورٹ پاکستان کے اس دعوے کے باوجود کہ وہاں پر غیر تلف شدہ بارودی سرنگوں کا ''کوئی مسئلہ نہیں'' ہے۔ آگے چل کر یہ بھی کہا گیا ہے کہ بارودی سرنگوں سے لاحق خطرات نمٹنے کیلئے کیلئے آگاہی فراہم کرنے کے پروگراموں پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔ یہ پروگرام فوجی انجینئرز انجام دیتے ہیں جو ''سرحدی پٹی پر آباد مقامی لوگوں کو بارودی سرنگوں سے درپیش خطرات سے آگاہ کرتے ہیں''۔

ہندوستان اور افغانستان سے ملحقہ سرحدی علاقوں میں تعینات فوجیوں کو بھی بارودی سرنگوں کے بارے میں بریفنگ دی جاتی ہیں۔

CCW Amended Protocol II کے ریاستی فریقوں کی نویں سالانہ کانفرنس میں پاکستان نے رپورٹ دی کہ ''بارودی سرنگوں والے علاقے کے قرب وجوار میں رہنے والی سول آبادی کو علامتی نشانیوں (Marking Symbols) سے آگاہ کرنے کیلئے مخصوص تقریبات کا بندوبست کیا جاتا ہے، اور یہ کہ فوجی ادارے این جی اوز کی جانب سے خطرات سے آگاہی کی تعلیم (RE) کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں، مزید یہ کہ یہ کوشش ''حکومتی اقدامات کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے بارودی سرنگوں کے اتلاف اور آگاہی فراہم کرنے کے ایک تربیتی مرکز (Training Center For Demining And Awareness) کا جو منصوبہ بنایا تھا، توقع تھی کہ پاکستان میں بارودی سرنگوں سے متاثرہ علاقوں میں یہ مرکز خطرات سے آگاہی یعنی RE کی تربیت بھی دے گا۔ جون 2008ء تک اس مرکز کی تعمیر ابھی پلاننگ یعنی منصوبہ بندی کے مراحل میں ہی تھی۔ مارچ 2008ء کی فیلڈ ریسرچ کے دوران لینڈ مائن مانیٹر کو سرحدی علاقوں میں لوگوں کو بارودی سرنگوں سے لاحق خطرات سے بچانے کیلئے مقامی انتظامیہ کی جانب سے کی گئی کسی کوشش کے شواہد نہیں ملے''۔

Response International کے مطابق لائن آف کنٹرول کے پاس بسنے والے لوگ انسان کش بارودی سرنگوں کے خطرات سے دوچار ہونے میں سب سے آگے ہیں، خصوصاً موسلا دھار بارشوں کے موسموں میں جب بارودی سرنگوں کا اپنی جگہ چھوڑ دینا بہت حد تک ممکن ہوتا ہے۔ خطرات سے سب سے زیادہ پالا مردوں اور لڑکوں کو پڑتا ہے جب وہ لکڑیاں کاٹنے، جانور چرانے یا کھیتی باڑی کیلئے جاتے ہیں۔ سال 2007ء کا Casualty Data بتلاتا ہے کہ ملک کے دیگر حصوں میں لوگوں کو زیادہ خطرہ گاڑیاں تباہ کرنے والی بارودی سرنگوں اور Victim Activated IEDs سے سڑک پر سفر کے دوران ہوتا ہے۔

پاکستان کے پاس Risk Education کیلئے کوئی باقاعدہ ڈھانچہ (Framework) موجود نہیں ہے اور، فنڈز کی کمی کی وجہ سے، این جی اوز اس ضمن میں بہت تھوڑے پروگرام کر پاتی ہیں۔ عطا کنندگان (Donors) کا موقف یہ ہے کہ چونکہ پاکستان نے Mine Ban Treaty میں شمولیت نہیں کی ہے، لہٰذا یہ چیز پاکستان کو فنڈز کی فراہمی میں رکاوٹ بنتی ہے۔

سال 2007ء میں Response International وہ واحد بین الاقوامی این جی او تھی جو پاکستانی کشمیر میں راولاکوٹ کے مقام پر اپنے Mine Action Programme کے تحت خطرات سے آگاہی Risk Education فراہم کر رہی تھی۔ اس ادارے نے RE کا Community Based پروگرام شروع کیا تھا لیکن عباس پور میں ہونے والے ایک بارودی سرنگ کے حادثے کے بعد Emergency Risk Education بھی شروع کر دی۔ اس پروگرام کی Activities ایک مربوط مائن ایکشن پروگرام کا حصہ تھیں، جن میں متاثرہ شخص کی مدد (Victim Assistances (VA اور حادثات کا سروے شامل تھیں۔

جنوری 2007ء سے نومبر 2007ء کی درمیانی مدت میں Response International نے 44,623 افراد سے رابطہ کیا۔ ان میں 26,771 خواتین اور 17,852 مرد تھے۔ اس تعداد میں 20,323 بچے بچیاں بھی شامل تھیں۔ مقامی آبادی کی یہ درخواست کہ انکے علاقوں کو بارودی سرنگوں سے پاک کیا جائے۔ مقامی انتظامیہ تک پہنچا دی گئی، لیکن اپریل 2008ء تک اس سلسلے میں کوئی کاروائی نہ ہوئی تھی۔

متاثرین کی اِمداد

آرٹیکل تیرہ کی اپنی حالیہ رپورٹ میں پاکستان نے کہا ہے کہ ''بارودی سرنگوں اور IEDs کے دہشت گردوں کی جانب سے استعمال کے نتیجے میں متاثر ہونے والے افراد کی مناسب انداز میں دیکھ بھال کی جارہی ہے''۔فوجی اور سویلین دونوں طرح کے متاثرین کو ہرجانہ، جسمانی بحالی، روزگار کے حصول میں مدداور معذوری کاالاؤنس دیاجاتاہے''۔

تاہم،حکومت نے تسلیم کیاہے کہ دیہات میں رہنے والے معذورلوگ نظرانداز ہوجاتے ہیں اور یہ کہ تمام آبادی تک ان سہولتوں کی رسائی کیلئے ان خدمات کادائرہ کاردیہات تک بڑھاناہوگا۔

ریڈکراس کی بین الاقوامی کمیٹی ICRC کے مطابق ''اگرچہ کہ پاکستان ایشیاء کی تیزی سے بڑھتی ہوئی اقتصاد(Economies) میں سے ایک ہے،[لیکن] اقتصادی نمو کے فوائد معذوری[کیلئے] سہولتوں کے شعبے میں محسوس نہیں کئے جاسکتے۔

اگرچہ کہ پاکستان میں بہت سے ادارے معذوری کے ایشوز پرکام کررہے ہیں لیکن ان میں سے صرف چند بارودی سرنگوں /ERWs سے ہونے والی معذوری پرکام کرتے ہیں۔ان حادثات میں بچ رہنے والے افرادسہارے اورامدادکیلئے اپنے خاندان پرتکیہ کرتے ہیں اورتنہائی کی زندگی گذارتے ہیں۔

Mine/ERW/Victime Activated IED کے حادثات میں زندہ بچ جانے والے افرادسہولتوں اورخدمات تک بہت کم رسائی رکھتے ہیں کیونکہ ان کی اکثریت غریب لوگوں پر مشتمل ہوتی ہےاور وہ تنازعات کے شکاردورافتادہ علاقوں میں رہتے ہیں۔

مارچ،اپریل 2008ء میں کی گئی فیلڈریسرچ کے دوران لینڈ مائن مانیٹر کہ بلوچستان، فاٹااور پاکستان کے زیرانتظام کشمیر کے بارودی سرنگوں سے آلودہ علاقوں میں، حادثات میں زندہ بچ جانے والے متاثرین کیلئے ماہرانہ خدمات (Specialized Services) کا کوئی انتظام موجودنہیں۔ہنگامی صورتِ حال میں مطلوبہ ٹرانسپورٹ،تربیت یافتہ عملہ، مالی وسائل،ادویات،سازوسامان،اورانتظامی استعدادناقص اور ناکافی ہیں۔مخدوش حالت والے متاثرین کوعلاج معالجے کیلئے راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ یادیگر بڑے شہروں کے ہسپتالوں میں بھیج دیاجاتاہے۔متاثرہ سویلین افرادکوادویات،علاج اورٹرانسپورٹ کیلئے اپنے پلے سے خرچناپڑتا ہے جوکہ زیادہ تر لوگوں کیلئے ممکن نہیں ہوتا۔سال 2008-2007 کےدوران پاکستان کے مختلف علاقوں میں

این جی اوز کے کارکنوں پر تشدد کے واقعات نے ان خدمات کی فراہمی میں مزید رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔

غیر ریاستی مسلح گروہ اپنے زخمی افراد کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرتے ہیں لیکن یہ پتہ نہ چل سکا کہ صدمے میں مبتلا کرنے والے زخم یعنی Traumatic Injuries کا علاج کرنے کی انکی کتنی صلاحیت ہے۔ جب یہ عسکریت پسند علاج کیلئے سرکاری ہسپتالوں میں لیجائے جاتے ہیں تو وہ اپنی شناخت ظاہر نہیں کرتے۔ فوجی ہسپتال جن کے بارے میں تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ Mine/ERWs وغیرہ کے زخمیوں کا علاج سویلین ڈاکٹروں کی نسبت بہتر طور پر کرتے ہیں، وہاں سویلین افراد کا علاج نہیں کیا جاتا۔

سال 2007ء میں جسمانی بحالی کے مراکز موجودہ ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے ناکافی تھے۔ حکومت نے تسلیم کیا کہ وہ معذور افراد کو بروقت اور موثر بحالی فراہم کرنے سے قاصر تھی، اور یہ کہ نجی اور حکومتی سطح پر Prosthetic اور Orthotic مراکز کی قلت تھی اور یہ کہ مددگار آلات (Assistive Devices) کا معیار اچھا نہ تھا۔

Amended Protocol II کے ریاستی فریقوں کی نویں سالانہ کانفرنس میں پاکستان نے رپورٹ دی کہ بارودی سرنگوں سے معزور ہوجانے والے افغان مہاجرین کی بحالی و آبادکاری کیلئے وہ امداد کی فراہمی جاری رکھے ہوئے ہے۔ تاہم، فیلڈ ریسرچ سے پتہ چلا کہ 2007ء میں پاکستان میں موجود بارودی سرنگوں سے معذور شدہ افغان مہاجرین کی جسمانی بحالی کی خدمات تک رسائی نہایت محدود تھی اور یہ کہ ان خدمات کی دستیابی کافی کم ہوچکی تھی۔

سال 2007ء میں پاکستان کے زیرانتظام کشمیر کے مقامی حکام نے لینڈ مائن مانیٹر کو بتلایا کہ بارودی سرنگوں کے حادثات میں زندہ بچ جانے والے سابقہ برسوں میں زندگی میں ایک بار ملنے والے 20,000 روپے کے ہرجانے کے حقدار ہوا کرتے تھے، لیکن یہ فنڈ 2001ء میں ختم ہوگیا۔ ان کا ماننا تھا کہ بہت سے متاثرین کو کوئی ہرجانہ نہیں ملا کیونکہ انہیں اس بارے میں علم ہی نہ تھا۔ اس مشن کے دوران انٹرویو کیئے گیئے متاثرین نے بتلایا کہ انہیں مقامی یا وفاقی حکومت سے کوئی ہرجانہ نہیں ملا۔

پاکستان میں ''معذور افراد کیلئے پیشہ ورانہ تربیت اور پیشہ ورانہ بحالی کے مواقع محدود ہیں''۔ سال 2007ء سے آجروں کو قانونی طور پر پابند کیا گیا ہے کہ ملازمتوں کا کم از کم 2% (سابقہ 1%) معذور لوگوں کیلئے مختص کریں یا پھر معذوروں کیلئے بنائے گئے فنڈ میں عطیات دیں، لیکن یہ قانون شاذ و نادر ہی لاگو ہوسکا۔